بحریہ کالج

ظفر کیمپس

جماعت: ہفتم — سبقی مشق

سبق: کسان کی دانائی

BAHRIA COLLEGE ZAFAR CAMPUS
RUBINA NAZ

سوال نمبرا۔ سوالات کے جوابات دیجیے۔

ا۔ لوک کہانی سے کیا مراد ہے؟

ج۔ لوک کہانی سے مراد ہے ایسی کہانی ہے جو کہ ہم تک نسل در نسل پہنچتی ہے۔ ان کہانیوں میں کوئی نہ کوئی اخلاقی سبق ضرور ہوتا ہے۔

۲۔ بادشاہ نے کسان سے کیا سوال کیا؟

ج۔ بادشاہ نے کسان سے سوال کیا کہ ''تم روزآنہ کتنے پیسے کما لیتے ہو؟''

۳۔ چار آنے کنواں میں ڈالنے کا کیا مطلب ہے؟

ج۔ چار آنے کنواں میں ڈالنے کا مطلب ہے، کسان وہ پیسے اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتا تھا۔

۳۔ والدین کا قرض اتارنے سے کیا مراد ہے؟

ج۔ والدین اپنی اولاد کو پالنے کے لیے اپنی زندگی اور اپنی دھن دولت لگا دیتے ہیں۔ ان کی یہ خدمت اولاد پہ قرض ہے۔ جب والدین بڑھاپے کی عمر کو پہنچتے ہیں تو اُن کی خدمت اولاد کا پہلا فرض ہے۔

۴۔ بادشاہ کو کسان پر غصہ آنے کا کیا سبب تھا؟

ج۔ بادشاہ کو کسان کی اس بات پہ غصہ آیا کہ کسان نے بادشاہ سے وعدہ کیا تھا کہ جب تک سو بار تم بادشاہ کا منہ نہیں دیکھ لو گے، کسی کو یہ بات نہیں بتاؤ گے۔ مگر تم نے وزیر کو یہ ساری بات بتا کر وعدہ شکنی کی ہے۔

۵۔ اس لوک کہانی سے ہمیں کیا اخلاقی سبق ملتا ہے؟

ج۔ اس لوک کہانی سے ہمیں یہ اخلاقی سبق ملتا ہے کہ دنیا میں کوئی ہر مسئلے کا حل موجود ہے۔ ہر مسئلے کو دانشمندی سے حل کیا جا سکتا ہے۔ وعدے کی پابندی بھی کرنی چاہیئے۔ والدین کی خدمت میں کوئی کمی نہیں چھوڑنی چاہیئے اور اللہ کے دیئے ہوئے میں سے غریب لوگوں کو دینا چاہیئے۔

BAHRIA COLLEGE ZAFAR CAMPUS RIZWANA NAZ

سوال نمبر۳۔ غور کیجئے اور بتائیے۔

الف۔ کیا کسان واقعی اس قابل تھا کہ اسے وزیر کا عہدہ دیا جاتا۔

جواب۔ جی ہاں ! کسان اس قابل تھا کہ اسے وزیر کا عہدہ دیا جاتا۔پہلی بار اس نے اپنی عقل مندی اس طرح دکھائی کہ اس نے بادشاہ کو بتا دیا کہ وہ اپنی کمائی کتنی عقلمندی سے خرچ کرتا ہے اور دوسری بات اس نے اپنی عقلمندی سے وزیر کا مسئلہ بھی حل کیا اور وزیر سے اشرفیاں بھی واپس لے لیں اور عدہ بھی پورا کیا۔

ب۔ اگر آپ بادشاہ ہوتے تو کسان کے ساتھ کیا سلوک کرتے؟

جواب۔ کسان ایک عقل مند شخص تھا۔وہ اپنی عقلمندی سے ثابت کر چکا تھا کہ اگر وہ دربار میں ہوتا تو اعلیٰ عہدہ حاصل کرتا اور بادشاہ اپنے مسائل کے حل کے لئے اسے طلب کرتا۔

BATRIA COLLEGE ZAFAR CAMPUS RUBINA NAZ

سوال نمبر۴۔ الفاظ اور محاورات کو جملوں میں استعمال کریں۔

جواب۔

الفاظ	جملے
زیرک	علی ایک زیرک طالب علم ہے۔
زین کسنا	احمد نے گھوڑے کی زین کسی اور گھوڑا دوڑا دیا۔
دم لینا	سدرہ نے راستے میں رک کر تھوڑی دیر کو دم لیا۔
زبان دینا	مسلمان زبان دے کر اس پر عمل پیرا ہوتا ہے۔
آگ بگولا ہونا	اسلم کے ابو اس کے فیل ہونے کی خبر سن کر آگ بگولا ہو گئے۔
طیش میں آجانا	کمرہ جماعت میں احمد کے چھیڑنے پر علی طیش میں آ گیا۔
اش اش کرنا	جاوید کی نئی گاڑی دیکھ کر محلے کے لوگ اش اش کر اٹھے۔
سراہنا	ہمیں چھوٹے بہن بھائیوں کی کوششوں کو سراہنا چاہیئے۔

سوال نمبر ۵۔ واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھیں۔

الفاظ	واحد	جمع
وزیر		وزراء
سوال		سوالات
جواب		جوابات
حدیث		احادیث
افراد	فرد	

سوال نمبر ۷۔ وزیر خوش خوش لوٹ گیا۔

اس جملے میں خوش کا لفظ دو بار آیا ہے۔ ایسے ہی مزید تین الفاظ کے جملے درج ذیل ہیں۔

الفاظ	جملے
آہستہ آہستہ	ہم نے آہستہ آہستہ منزل طے کر لی۔
صبح صبح	صبح صبح اٹھنا صحت کے لئے مفید ہے۔
جلدی جلدی	تم جلدی جلدی اپنا کام ختم کر لو۔

بحریہ کالج

جماعت ہفتم

”ناممکن سے ممکن کا سفر“

سبقی مشق

BAHRIA MODEL COLLEGE
RUBINA NAZ

سوال نمبر۳ ۔جملوں میں استعمال کریں۔

الفاظ	جملے
ہاتھ دھو بیٹھنا	کرونا وائرس کی وبا میں احتیاطی تدابیر نہ کرنے کی وجہ سے بہت سے لوگ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔
پر لگ جانا	وقت کو تو ایسے پر لگے ہیں کہ پتا ہی نہیں چلتا کب صبح سے شام ہو جاتی ہے۔
سروکار	ہمیں صرف اپنے کام سے ہی سروکار رکھنا چاہیے۔
شرمندۂ تعبیر ہونا	امجد کا اعلیٰ نوکری کا خواب شرمندۂ تعبیر ہو گیا۔
حیرت میں ڈالنا	سعدیہ نے اپنی جماعت میں اول پوزیشن حاصل کر کے سب کو حیرت میں ڈال دیا۔
برق رفتار	گھوڑا ایک برق رفتار جانور ہے۔

سوال نمبر۴۔ واحد کے جمع اور جمع کے واحد لکھیں۔

واحد	جمع
لمحہ	لمحات
اخبار	اخبارات
خیال	خیالات
قصبہ	قصبات
تجربہ	تجربات

سوال نمبر٦۔ مترادف لکھیں۔

الفاظ	مترادف
خواہش	آرزو
یقین	اعتماد، بھروسہ
آمادہ	رضامند، تیار
مصروف	مگن، مشغول
مساوی	برابر کے، ایک جیسے۔

سوال نمبر ۷ ۔ متضاد لکھیں۔

الفاظ	متضاد
خواب	حقیقت
کامیاب	ناکام
مصروف	فارغ
خریدنا	بیچنا
شہرت	گم نامی۔

”گھر میں رہیں، محفوظ رہیں۔“

بحریہ کالج۔ظفر کیمپس۔

ای ایٹ۔اسلام آباد

جماعت: ہفتم

پہلی سہ ماہی

سبق۔نعت

BAHRIA COLLEGE
AFARI CAMPUS
R LUBNA NAZ

سبقی مشق۔ تشریح:

بند نمبر ا۔ نعت اس نبیؐ کی، جس نے پیغام حق پہنچایا
انسانیت کا رستہ انسان کو دکھایا
دنیا سنوارنے کے سمجھائے سب طریقے
عقبیٰ ہو جس سے بہتر وہ راز بھی بتایا

تشریح: اس بند میں شاعر رسول پاک ﷺ کی شان بیان کرتے ہوئے کہہ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغام کے لئے آپؐ کو چنا اور آپؐ نے آکر انسانوں کو پیغام حق دیا اور فرمایا کہ اللہ ایک ہے، اسی کی عبادت کرو اور صحیح رستہ دکھایا کہ اس پر چلنے والا صحیح معنوں میں انسان کہلانے کا حقدار ہے۔ آپؐ نے آکر ہی انسانوں کو زندگی گزارنے کا طریقہ بتایا اور ایسی ایسی باتیں بتائیں جو کہ ہمیشہ تمام انسانیت کے کام آئیں اور ان پر عمل کر کے ہم اپنی دنیاوی اور اخروی زندگی کو بہتر بنا سکتے ہیں۔ آپؐ نے ہمیں آخرت کو سنوارنے کے لئے اعمال بہتر کرنے کے طریقے بھی سکھائے۔

بند نمبر۲۔ نور اس کا سب سے پہلے پیدا کیا خدا نے
بزم جہاں میں لیکن آخر میں سب سے آیا
ہر موڑ پر جلائی شمع ہدایت اُس نے
جو راستہ تھا سیدھا ، اک ایک کو بتایا

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ آپ آخری نبی ہیں۔اس دنیا میں سب سے پہلے رسول پاک ﷺ کا نور پیدا کیا گیا اور آپؐ سارے نبیوں سے آخر میں تشریف لائے۔اس کائنات کو بنانے کا اصل مقصد بھی آپؐ ہی ہیں۔ آپؐ نے انسانوں کو ہر قدم پر سیدھا راستہ دکھایا، ورنہ تو یہ عالم تھا کہ آپؐ کے آنے سے پہلے لوگ جہالت اور کفر کے اندھیروں میں ڈوبے ہوئے تھے۔ آپؐ نے اللہ کے کلام پاک کے ذریعے ان کی رہنمائی فرمائی۔زمانے کے اندھیروں کو روشنی میں بدل دیا۔

BAHRIA COLLEGE
RUBINA FAYAZ
ZAFAR CAMPUS

بند نمبر ۳: ہر آدمی پہ کھولا محنت کا راز اس نے
جو سو رہے تھے غافل، آ کر انہیں جگایا
شعلے بھڑک رہے تھے دنیا میں کفر و شر کے.
انسان کو اُس نے آ کر اس آگ سے بچایا

تشریح: رسول پاک ﷺ نے اپنی تعلیمات میں لوگوں کو محنت کرنے کی تلقین کی۔ اور لوگوں کو یہ باور کرایا کہ وہی کامیاب و کامران ہے جو محنت کرتا ہے۔ لوگوں کو معلوم ہی نہیں تھا کہ اللہ نے ان کو کس مقصد کے لئے دنیا میں بھیجا ہے۔ آپؐ نے آ کر انہیں یہ بتایا کہ انسانوں کو اللہ کی عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ انسان اس دنیا میں آ کر دنیا کی خوبصورتی میں کھو گیا تھا۔ آپ ﷺ نے آ کر انسان کو اس غفلت بھری زندگی سے جگایا۔ رسول پاک ﷺ جب اس دنیا میں تشریف لائے تو۔ ہر طرف جہالت کے اندھیرے چھائے ہوئے تھے۔ لوگ آپس کے جھگڑوں میں پڑے تھے۔ نہ بڑوں کی عزت تھی نہ چھوٹوں سے پیار۔ آپؐ نے آ کر کفر کو توڑا اور برائی کو ختم کیا۔

بند نمبر ۴: پھیلیں جہاں میں ہر سُو توحید کی شعاعیں
مشرق بھی جگمگایا ، مغرب بھی جگمگایا
بھولی ہوئی تھی دنیا اپنے خدا کو محشرؔ
خالق کے در پہ اُس نے مخلوق کو جھکایا

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ رسول پاک ﷺ کی آمد سے پہلے لوگ اپنے ہی ہاتھوں سے بنائے گئے بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ زندگی کے ہر کام کے لئے الگ بت بنائے ہوئے تھے۔ اپنے سے زیادہ طاقتور چیزوں کو مقدم مانا جاتا تھا۔ سورج، چاند ستارے اور سمندر کی پوجا کی جاتی تھی۔ آپؐ نے انہیں بتایا کہ ایک خدا کی عبادت کی جائے کیونکہ وہی عبادت کے لائق ہے۔ آپؐ نے توحید کے پیغام کو دنیا کے چاروں کونوں میں پھیلایا۔ آپؐ کے پیغام سے مشرق اور مغرب میں غفلت کی نیند سونے والے بیدار ہو گئے اور پیغام حق کو سینے سے لگایا۔ عرب کی وہ دنیا جو کہ اللہ کی ذات کو بھول گئی تھی۔ آپؐ نے لوگوں کو اللہ کی عبادت کرنے کا حکم دیا اور اللہ اور بندے کے تعلق کے بارے میں بتایا۔ آپؐ کی تعلیمات سے لوگ اللہ کے آگے سجدہ ریز ہو گئے۔

مشق:

سوال نمبرا۔ سوالات کے مختصر جواب دیں۔

ا۔ حمد اور نعت میں کیا فرق ہے؟

ج۔ حمد: ایسی نظم جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی جائے، حمد کہلاتی ہے۔

نعت: نعت میں رسول پاکؐ کی تعریف بیان کی جاتی ہے اور ان سے عقیدت کا اظہار کیا جاتا ہے۔

۲۔ عقبیٰ بہتر ہونے سے کیا مراد ہے؟

ج۔ عقبیٰ بہتر ہونے سے مراد آخرت کی زندگی ہے۔یعنی اگر دنیا میں نیک اعمال کیے جائیں گے تو آخرت میں ان کا بہترین صلہ ملے گا۔

BAHRIA COLLEGE KARSAZ FAISAL CAMPUS

۳۔ شمع ہدایت جلانے کا کیا مطلب ہے؟

ج۔ شمع ہدایت جلانے کا مطلب ہے کہ لوگوں کو نیکی اور سیدھے راستے کی طرف لایا جائے اور برائی کے اندھیروں سے نکال کر دین کی روشنی میں لایا جائے۔

۴۔ ''سیدھا راستہ'' سے کیا مراد ہے؟

ج۔ ''سیدھا راستہ'' سے مراد ہے کہ وہ کام کرنا جن کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

۵۔ توحید کی شعاعیں پھیلنے کا کیا مطلب ہے؟

ج۔ توحید کی شعاعیں پھیلنے کا مطلب ہے کہ پہلے لوگ بتوں کی عبادت کرتے تھے۔آپؐ نے لوگوں کو اللہ کے احکامات بتائے۔انہی تعلیمات کی وجہ سے لوگ اللہ کو ماننے لگے۔

۶۔ مشرق اور مغرب کیسے جگمگا اٹھے؟

ج۔ مشرق ومغرب توحید کی شعاعوں سے جگمگا اٹھے۔

سوال نمبر۳۔ نبی پاک ﷺ کی آمد سے پہلے دنیا کے کیا حالات تھے؟ ایک پیراگراف میں بیان کریں۔

ج۔ رسول پاک ﷺ کے آنے سے پہلے دنیا جہالت کے اندھیروں میں گم تھی۔ نیکی کا کوئی تصور نہیں تھا۔ بہت سی ایسی برائیاں دنیا میں موجود تھیں جن سے اسلام منع کرتا ہے۔ یعنی کہ جس کی لاٹھی اس کی بھینس والا حساب تھا۔ طاقتور ظلم کے عروج پر تھا اور مظلوم مظلومیت کی انتہا پر تھا۔ عورت کو معاشرے میں کوئی حیثیت نہیں تھی۔ بتوں کی پوجا اور لڑکیوں کو زندہ دفنانے کا رواج تھا۔

سوال نمبر۴۔ اس نعت میں آپ ﷺ کے جن احسانات کا ذکر کیا گیا ہے۔ انہیں ایک پیراگراف میں بیان کریں۔

ج۔ رسول پاک ﷺ نے پیغام حق سنایا۔ زندگی کو بہتر بنانے کے راز بتائے۔ اچھائی اور برائی میں فرق بتایا۔ انسانوں کو سمجھایا کہ محنت کرنے والا اللہ کا دوست ہے۔ اپنی تعلیمات کے ذریعے کفر اور شرک کے شعلوں کو بجھا دیا۔ آپؐ نے لوگوں کو سمجھایا کہ اللہ کے در پر جھکنے میں ہی کامیابی ہے۔

سوال نمبر ۶۔ جملوں میں استعمال کریں۔

الفاظ	جملے
پیغام حق	رسول پاک ﷺ نے پیغام حق لوگوں کو سنایا۔
عقبیٰ	عقبیٰ کو بہتر بنانے کے لئے ہمیں دنیاوی زندگی کو بہتر بنانا ہوگا۔
شمع ہدایت	رسول پاک ﷺ نے تعلیمات کے ذریعے شمع ہدایت کو روشن کیا۔
غافل	غافل انسان ہمیشہ پچھتاتا ہے۔
توحید	رسول پاک ﷺ نے پیغام توحید لوگوں تک پہنچادیا۔

سوال نمبر ۷۔ متضاد لکھیں۔

الفاظ	متضاد
حق	باطل
دنیا	آخرت
سنوارنا	بگاڑنا
سیدھا	الٹا
آگ	پانی
توحید	شرک
مشرق	مغرب
خالق	مخلوق

RLUBINA NAZ BAHRIA ZAFAR

بحریہ ماڈل کالج

جماعت ہفتم

نظم و ضبط

مشقی سبق

BAHRIA MODEL COLLEGE
R LUBNA NAZ

سوال نمبر۴۔ واحد کے جمع اور جمع کے واحد لکھیں

	الفاظ	واحد	جمع
۱۔	مفادات	مفاد	
۲۔	خواہشات	خواہش	
۳۔	قاعدہ		قواعد
۴۔	سبق		اسباق
۵۔	سجود	سجدہ	
۶۔	مناظر	منظر	

BAHRIA MODEL COLLEGE
LUBNA NAZ

سوال نمبر۶۔ اس سبق میں ایک لفظ '' عاری '' استعمال ہوا ہے۔
اس سے ملتا جلتا لفظ '' آری'' بھی آپ نے پڑھا ہوگا۔
ان دونوں کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے۔

الفاظ	جملے
عاری۔	مسلمان کبھی بھی جذبہ اسلامی سے عاری نہیں ہوسکتا۔
آری۔	بڑھئی کی آری تیز ہے۔

BAHRIA MODEL COLLEGE
R LUBNA NAZ

سوال نمبر ۷۔ متضاد لکھیں۔

	الفاظ	متضاد
۱۔	کامیاب	ناکام
۲۔	اعلیٰ	ادنیٰ
۳۔	مشرق	مغرب
۴۔	طلوع	غروب
۵۔	بدقسمتی	خوش قسمت

BAHRIA MODEL COLLEGE
RUBNA NAZ

سوال نمبر ۸۔ جملوں میں استعمال کریں

الفاظ		جملے
۱۔ نظم وضبط	←	زندگی میں نظم وضبط کامیابی کی دلیل ہے۔
۲۔ نظام کائنات	←	نظام کائنات اللہ کی مرضی سے چلتا ہے۔
۳۔ کارفرمائی	←	طالب علم کی کامیابی محنت کی کارفرمائی ہے۔
۴۔ سرخ رو	←	محنت سے ہی انسان زندگی میں سرخ رو ہوتا ہے۔
۵۔ بحث وتکرار	←	بڑوں کے ساتھ بحث وتکرار نہیں کرنی چاہیے۔

RUBINA NAZ

سوال نمبر۹۔ درج ذیل میں دیئے گئے جملوں کو فعل معروف اور فعل مجہول میں تبدیل کریں۔

نوٹ: ☆ فعل معروف میں فاعل (کام کرنے والا) موجود ہوتا ہے۔

جیسے کہ: پولیس۔ حکومت۔ اللہ تعالیٰ۔ شائق۔ ہم

☆ فعل مجہول میں فاعل موجود نہیں ہوتا۔

۱۔ اس نے بہت سے مہمانوں کو مدعو کیا۔ (فعل معروف)

۲۔ مہمان مدعو کیے گئے۔ (فعل مجہول)

۳۔ تاخیر سے آنے والے طالب علموں کو جرمانہ کیا جاتا ہے۔ (فعل مجہول)

۴۔ تاخیر سے آنے والے طالب علموں کو جرمانہ کیا گیا۔ (فعل معروف)

۵۔ چاول کی فصل کاٹی جا چکی ہے۔ (فعل مجہول)

۶۔ چاول کی فصل کاٹی گئی۔ (فعل معروف)

۷۔ کسان کھیتوں کو سیراب کرتا ہے۔ (فعل معروف)

۸۔ کھیت سیراب کیے گئے۔ (فعل مجہول)

بحریہ ماڈل کالج

جماعت ہفتم

سبقی مشق

پیارا وطن

BAHRIA MODEL COLLEGE
R LUBNA NAZ

سوال نمبر۱۔ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجئے۔

۱۔ جان سے پیارا وطن ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب ۔ جان سے پیارا وطن ہونے کا مطلب ہے کہ ہم پاکستان سے اپنی جان سے بھی زیادہ پیار کرتے ہیں۔
اور ہم اپنے وطن کے لیئے اپنی جان بھی قربان کرنے کے لیئے تیار ہیں۔

BAHRIA MODEL COLLEGE

۲۔ شاعر نے جنت کا ٹکڑا کسے کہا ہے؟

جواب۔ شاعر نے اپنے وطن پاکستان کو جنت کا ٹکڑا کہا ہے۔

۳۔ ہمارے وطن کے جنگل اور باغ کیسے ہیں؟

جواب۔ ہمارے وطن کے جنگل بہت خوبصورت ہیں۔ان میں خوبصورت نایاب پرندے بھی چہچہاتے ہیں۔

ہمارے وطن کے باغات میں ہر وقت بہار کا راج رہتا ہے۔

۴۔ گھٹاؤں کے رنگ لانے سے کیا مراد ہے؟

جوابَ۔ قدرت کا اصول ہے کہ آسمان پر جب کالی گھٹائیں چھا جاتی ہیں تو بہت بارش ہوتی ہے۔اور بارش کی وجہ سے باغوں میں ہر جگہ پھول ہی پھول کھل جاتے ہیں۔

گھٹاؤں کے رنگ لانے سے یہ ہی مراد ہے کہ بارش کی وجہ سے ہر جگہ پھول کھل گئے ہیں۔

سوال نمبر۳۔ متضاد لکھیے۔

الفاظ	متضاد
جنت	دوزخ
فسانہ	حقیقت
بہار	خزاں
خوشی	غمی
دن	رات

بحریہ کالج

جماعت ہفتم

نظم "بڑھے چلو"

سبقی مشق

BAHRIA MODEL COLLEGE
RUBINA NAZ

تشریحات

بند نمبر ۱ اُٹھو اُٹھو، اُٹھو اُٹھو کمر کسو، کمر کسو

سحر سے پہلے چل پڑو کڑی ہے راہ دوستو

تھکن کا نام بھی نہ لو

بڑھے چلو، بڑھے چلو

حوالہ متن: نظم کا نام۔ بڑھے چلو

شاعر کا نام۔ محمد مصطفیٰ خان مداح

تشریح: شاعر اس بند میں جوانوں کو نصیحت کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اُٹھو اور اپنے کام کے لیے تیار ہو جاؤ اپنے دل و دماغ سے سستی کو نکال دو۔ صبح ہونے سے پہلے تم اپنے سفر پہ روانہ ہو جاؤ۔ منزل بھی دور ہے اور راستہ بھی دشوار گزار ہے۔ تم تھکن کا نام بھی نہ لو، اور یہ بھی نہ سوچو کہ تم تھک جاؤ گے، بس تم ہمت باندھے رکھو اور قدم بڑھاتے جاؤ۔

BAHRIA MODEL COLLEGE
LUBNA NAZ

تشریحات

بند نمبر ۲۔ جھجک نہ دل میں لاؤ تم بس اب قدم بڑھاؤ تم

ذرا نہ ڈگمگاؤ تم خدا سے لو لگاؤ تم

ملول و مضطرب نہ ہو

بڑھے چلو ، بڑھے چلو

تشریح۔ شاعر کہتا ہے کہ اب تم منزل کی طرف چل پڑے ہو تو دل میں پکا ارادہ کر لو کہ تم منزل کو پا لو گے۔ مشکلات دیکھ کے گھبرانا نہیں ہے۔ خود کو ثابت قدم رکھو اور خدا سے مدد طلب کرو راستے کے مصائب مشکلات دیکھ کر تم پریشان نہ ہو جانا۔ اللہ پہ بھروسہ رکھو اور بڑھتے جاؤ۔

BAHRIA MODEL COLLEGE
RUBINA NAZ

تشریحات

بند نمبر ۳۔ اٹھا دیا قدم اگر تو ختم ہے بس اب سفر
ہے راہ صاف و بے خطر نہ کوئی خوف ہے نہ ڈر
چلے چلو، چلے چلو
بڑھے چلو، بڑھے چلو

تشریح: اس بند میں شاعر نوجوانوں کی ہمت بڑھاتے ہوئے کہہ رہا ہے کہ منزل کی طرف جانے کے لئے پہلا قدم ہی اٹھانا مشکل ہوتا ہے۔ مگر جب ارادہ باندھ لیا جائے تو کوئی کام مشکل نہیں ہوتا۔ مستقل مزاجی انسان کو اس کی منزل کے حصول میں کامیابی دلاتی ہے۔ محنت کرنے والے انسان کے راستے میں جتنی مرضی مشکلات آئیں، وہ ان کو حل کر ہی لیتا ہے۔ نوجوانو! تم منزل کے دشوار راستوں سے ہرگز نہ گھبراؤ، تمہاری ثابت قدمی تمہیں تمہاری منزل تک لے جائے گی۔

BAHRIA MODEL COLLEGE
RUBINA NAZ

تشریحات

بند نمبر ۴۔ تمہارے ہم سفر تھے جو وہ منزلوں سے جا لگے

سب آگے تم سے بڑھ گئے مگر ہو تم پڑے ہوئے

ذرا اس سمجھ سے کام لو

بڑھے چلو ، بڑھے چلو

تشریح: شاعر نوجوانوں کو نصیحت کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اے میرے بہادر جوانو! تم دیکھو کہ جن لوگوں نے تمہارے ساتھ سفر شروع کیا تھا، وہ تو اپنی منزلوں پر جا پہنچے۔ کیونکہ وہ لوگ اپنی مستقل مزاجی کی وجہ سے کامیابی حاصل کر چکے ہیں۔ کیونکہ وہ دوران سفر کہیں پر بھی نہیں رکے اور انہوں نے اپنا سفر جاری رکھا۔ نوجوانو! ذرا عقلمندی سے کام لو، راستے میں رکنے کی بجائے اپنی منزل کی طرف بڑھتے چلے جاؤ۔ یاد رکھو، اگر تم راستے کی رکاوٹوں سے گھبرا کر وہیں رک گئے تو کبھی اپنی اصل منزل نہیں پا سکو گے۔

BAHRIA MODEL COLLEGE
SALMA NAZ

سوال نمبرا۔ درج ذیل کے مختصر جواب تحریر کریں۔

ا۔ سحر سے پہلے چلنے سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ سحر سے پہلے چلنے سے مراد ہے کہ ہمیں اپنی زندگی میں جو بھی کام کرنا ہے اس کو اس کے مقررہ وقت سے پہلے ہی شروع کر دیا جائے، جیسے اگر آپ نے کسی دوسرے شہر کا سفر کرنا ہے تو اس کیلئے آپ کو اپنے گھر سے منہ اندھیرے ہی نکلنا پڑے گا تاکہ اپنی منزل پر پہلے پہنچ جائیں۔

۲۔ راہ کے کڑی ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب۔ راہ کے کڑی ہونے کا مطلب ہے کہ ہماری زندگی میں آنے والے تمام راستے بہت مشکل ہیں۔ ہمیں ان مشکلات کو دیکھ کر گھبرانا نہیں چاہیئے بلکہ اپنی محنت اور کوشش سے ان مشکلات کو عبور کر لینا چاہیئے۔

BAHRIA MODEL COLLEGE
LUBNA NAZ

۳۔ اگر انسان کوئی کام شروع کرنے سے پہلے ہچکچاتا رہے تو اس کا کیا نتیجہ نکلتا ہے؟

جواب۔ انسانی فطرت ہے کہ مشکل کام دیکھ کر گھبراہٹ ہو جاتی ہے۔ اگر انسان کام سے پہلے ہی گھبرا جائے تو وہ کام کبھی پورا نہیں ہو سکتا، لہٰذا اپنے کام کی تکمیل کے لئے ہمیشہ مثبت سوچ رکھنی چاہیئے اور کامیابی کیلئے اللہ پر یقین ہونا چاہیئے۔

۴۔ کام کرتے وقت کن باتوں کی طرف توجہ دینی چاہیئے

جواب۔ کام کے وقت اس بات پر ہماری توجہ مرکوز ہونی چاہیئے کہ ہمیں اپنا کام محنت سے کرنا چاہیئے اور اپنے کام کو بہترین طریقے سے انجام دینا چاہیئے۔

۵۔ اس نظم کے ذریعے شاعر ہمیں کیا پیغام دے رہا ہے؟

جواب۔ شاعر ہمیں یہ پیغام دے رہا ہے کہ ہمیں ہر کام کے لئے مسلسل محنت، کوشش، لگن اور شوق رکھنا چاہیئے تا کہ منزل کا حصول آسان ہو۔

BAHRIA MODEL COLLEGE

سوال نمبر ۴۔ جملوں میں استعمال کریں۔

الفاظ	جملے
کمر کسنا	احمد نے اچھے نمبر لینے کے لئے کمر کس لی۔
قدم بڑھانا	ہمیں اپنی منزل کو پانے کے لئے آگے ہی آگے قدم بڑھانا چاہیئے۔
لو لگانا	اللہ تعالیٰ سے لو لگانا دنیا اور آخرت میں کامیابی کی دلیل ہے۔
ملول	مصائب و مشکلات دیکھ کر ملول نہیں ہونا چاہیئے۔
سانس لینا	پرندے نے قید سے رہائی حاصل کر کے آزادی کا سانس لیا۔

BAHRIA MODEL COLLEGE
RUBINA NAZ

سوال نمبر ٦۔ متضاد لکھئے۔

الفاظ	متضاد
سحر	شام
اٹھو	بیٹھو
بے خطر	پرخطر
آگے	پیچھے
بعد	پہلے
ختم	شروع
سمجھ	ناسمجھ

BAHRIA MODEL COLLEGE
RUBNA NAZ

جماعت ہفتم

دیہاتی اور شہری زندگی میں فرق

سبقی مشق:

سوال نمبر ۳۔ واحد کو جمع اور جمع کو واحد میں تبدیل کریں۔

الفاظ	واحد	جمع
تعطیلات	تعطیل	
قصبہ		قصبات
عمارات	عمارت	
مسجد		مساجد
مقامات	مقام	
مواقع	موقع	
آلات	آلہ	
دیہات		دیہہ
مکان		مکانات
مراکز	مرکز	

سوال نمبر ۵۔ ” ہل “ اور ” حل “ کا فرق جملوں کی مدد سے واضح کریں۔

جواب۔ کسان صبح سویرے کھیتوں میں ” ہل “ چلاتا ہے۔

میں نے ریاضی کے تمام سوال ” حل “ کر لئے ہیں۔

سوال نمبر ۶۔ جملے بنائیے۔

جملے		الفاظ
ماں بیٹے کی شکل دیکھنے کو ترس گئی۔	←	۱۔ ترس جانا
مہنگائی کی وجہ سے لوگوں کا جینا دوبھر ہو گیا ہے۔	←	۲۔ دوبھر
ہمیں اپنے گھر کے ماحول کو صاف ستھرا رکھنا چاہیئے۔	←	۳۔ ماحول
فارغ رہنے سے بہتر ہے کہ بندہ کام دھندہ کرتا رہے۔	←	۴۔ کام دھندا
گاؤں سے بہت سے لوگ نقل مکانی کر کے شہر آ گئے۔	←	۵۔ نقل مکانی

سوال نمبر ۷۔ کالم الف اور کالم ب میں دیئے گئے جملے دیکھئے۔

کالم الف		کالم ب
میری بات کا برانہ منایئں	←	میری بات کا برانہ مانیں۔
آپ نارووال سے کب واپس لوٹے ؟	←	آپ نارووال سے کب لوٹے ؟
میں نے اجمل خان کی کتاب سے بہت استفادہ حاصل کیا۔	←	میں نے اجمل خان کی کتاب سے بہت استفادہ کیا۔
اس میں ناراضگی کی کیا بات ہے؟	←	اس میں ناراضی کی کیا بات ہے؟
گالی نکالنا شریفوں کا شیوہ نہیں۔	←	گالی دینا شریفوں کا شیوہ نہیں۔
میرے کو بازار جانا ہے۔	←	مجھے بازار جانا ہے۔

بحریہ کالج۔ظفر کیمپس۔

ای ایٹ۔اسلام آباد

جماعت: ہفتم

پہلی سہ ماہی

سبق۔حمد

BAHRIA COLLEGE
ZAFAR CAMPUS
R LUBNA NAZ

سبقی مشق۔ تشریح:

بند نمبر ا۔ یہ میدان وصحرا بنائے ہیں کس نے؟
یہ بل کھاتے دریا بہائے ہیں کس نے؟
ہمارے خدا نے، ہمارے خدا نے

تشریح: اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ اس دنیا کے خوبصورت میدان اور چمکیلی ریت سے بھرے ہوئے صحرا کس نے بنائے ہیں؟ یہ جو دریا بل کھارہے ہیں، اور پھران دریاؤں کو بہایا کس نے ہے۔ یہ سب کرنے والا میرا خدا ہے۔ وہی ہے جس نے ٹیڑھے میڑھے بل کھاتے دریا بنائے ہیں اور ان میں چاندی جیسا پانی بھی بہایا ہے۔

بند نمبر ۲۔ یہ گلشن میں پھولوں کی رنگیں قطاریں
بکھیری ہیں کس نے، چمن میں بہاریں
ہمارے خدا نے، ہمارے خدا نے

تشریح: باغوں اور کیاریوں میں جو خوبصورت پھول کھلے ہوئے ہیں۔ یہ کس نے کھلائے ہیں؟ ان میں خوشبو کس نے پھیلائی ہے؟ مقررہ وقت پر باغوں میں جو بہاریں آتی ہیں، وہ کون لے کر آتا ہے؟ یہ سب میرے خدا نے کیا ہے۔ ان سب کو بنانے والا میرا خدا ہی ہے۔

BAHRIA COLLEGE
ZAFAR CAMPUS
LUBNA NAZ

بند نمبر ۳۔ یہ چاند اور سورج ، بنائے ہیں کس نے؟
سیاہی کے پردے ، اٹھائے ہیں کس نے
ہمارے خدا نے ، ہمارے خدا نے

تشریح: آسمان پر یہ سفید روشنی پھیلاتا چاند اور دن کو روشن کرنے والا سورج کس نے بنایا ہے۔ کالی اندھیری رات میں ٹھنڈی میٹھی روشنی کون کرتا ہے؟ اور رات کے اندھیرے کو ختم کر کے اس کو دن کی روشنی میں کون بدلتا ہے؟ یہ سب میرا خدا کرتا ہے۔ اندھیرے کو روشنی میں بدلنا میرے خدا کی ذات کے علاوہ کوئی نہیں کر سکتا۔

بند نمبر ۴۔ سجائے ہیں کس نے ، فلک پر ستارے؟
لبھاتے ہیں شب میں ، جو دل کو ہمارے
ہمارے خدا نے ، ہمارے خدا نے

تشریح: کالی اندھیری رات میں آسمان پر یہ چمکدار ستارے کس نے سجائے ہیں، جو کہ چمکتے ہوئے کتنے بھلے معلوم ہوتے ہیں۔ ان ستاروں کو دیکھ کر ٹھنڈک کا احساس ہوتا ہے۔ ایسے لگتا ہے جیسے کسی نے پلیٹ میں خوبصورت موتی رکھے ہوئے ہوں۔ ان ستاروں کو سجانے والا کون ہے؟ میرا خدا ہے، ہاں صرف میرا خدا ہے۔

BAHRIA COLLEGE ZAFAR CAMPUS LUBNA NAZ

بند نمبر ۵: بنائے ہیں کس نے ، یہ موسم سہانے؟
یہ کوئل کے نغمے ، یہ پی کے ترانے
ہمارے خدا نے ، ہمارے خدا ہے۔

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ یہ خوبصورت موسم کس نے بنائے ہیں؟ اور موسموں کو کیسے پتا ہے کہ انہوں نے ایک مقررہ وقت پر آنا ہے اور چلے جانا ہے۔ اور پھر حیرت انگیز بات یہ ہے کہ ان موسموں کے لحاظ سے ان کے مطابق پرندے کون پیدا کرتا ہے۔ یہ کوئل اپنی خوبصورت آواز میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتی ہے۔ ان موسموں اور پرندوں کو پیدا کرنے والی صرف میرے خدا کی ذات ہے۔

BAHRIA COLLEGE
KARACHI
ZAFAR CAMPUS
RUKHSANA NAZ

بند نمبر ۶۔ ہمیں بھوک کے وقت ، کس نے کھلایا؟
ہراس اور خطروں سے ، کس نے بچایا؟
ہمارے خدا نے ، ہمارے خدا نے

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ جب ہم بھوکے اور پیاسے ہوتے ہیں، تو ہمیں کون کھانا کھلاتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے جو ہمارا پیٹ بھرتی ہے۔ اور اگر ہمیں کسی سے بھی کوئی خطرہ ہو تو ہمیں ان پریشانیوں سے کون بچاتا ہے خدا تعالیٰ کی ذات کے سوا؟ اللہ تعالیٰ ہی ہماری روزی کا بندوبست کرتی ہے اور اپنی پناہ میں رکھ کر ہر مشکل سے بچاتی ہے۔

بند نمبر ۷۔ ہمیں سیدھے رستے پہ ، کس نے چلایا؟
برائی کے رستوں سے ، کس نے بچایا
ہمارے خدا نے ، ہمارے خدا نے

تشریح: کس نے ہمیں سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق دی ہے؟ ہمیں کون برائی کے راستے سے بچاتا ہے؟ میرا خدا ہی ہے جو ہمیں سیدھا راستہ دکھا کر برے راستے سے ہٹا کر اپنے آگے سجدہ ریز ہونے کی توفیق دیتا ہے۔ یہ میرا خدا ہی ہے۔ یہ میرا خدا ہی ہے۔

مشق

سوال نمبر ا۔ سوالوں کے جواب دیں۔

ا۔ حمد کسے کہتے ہیں؟

ج۔ ایسی نظم جس میں اللہ تعالیٰ کی خوبیاں، اُس کی تعریف اور اُس کا شکر بجالایا جائے، حمد کہلاتی ہے۔

۲۔ اس حمد میں اللہ تعالیٰ کی کن کن نعمتوں کا ذکر ہوا ہے؟

ج۔ اِس حمد میں دریاؤں، پھولوں، بہاروں، گلشنوں، چاند، سورج، ستاروں، پرندوں اور موسموں کی بات ہوئی ہے۔

۳۔ اگر سارا سال ایک جیسا موسم رہتا تو کیا ہوتا؟

ج۔ اگر سارا سال ایک جیسا موسم رہتا تو انسان کی طبیعت اُچاٹ ہو جاتی، خوراک اور اناج کا قحط پڑ جاتا کیونکہ فصلیں، سبزیاں اور پھل وقت پر تیار نہ ہوتے۔ انسان مختلف جلدی بیماریوں کا شکار ہو جاتا۔

۴۔ سورج سے ہمیں کیا فائدے پہنچتے ہیں؟

ج۔ سورج سے ہمیں یہ فائدہ پہنچتا ہے کہ ہمیں روشنی اور حرارت میسر ہوتی ہے۔ فصلیں وقت پر پک جاتی ہیں۔ گھروں اور انسانوں کے لئے سورج کی روشنی نعمت کا درجہ رکھتی ہے۔

۵۔ سیاہی کے پردے اٹھانے سے کیا مراد ہے؟

ج۔ سیاہی کے پردے اٹھانے سے مراد ہے، رات کے اندھیرے کا چھٹ جانا۔ اور رات کا ختم ہو کر دن کا نکل آنا۔

BAHRIA COLLEGE ZAFAR CAMPUS

۶۔ آسمان پر چمکتے ستارے آپ کو کیسے لگتے ہیں؟

ج۔ آسمان پر چمکتے ستارے سب کو بھلے معلوم ہوتے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک ہیں۔

سوال نمبر۲۔ سورۃ فاتحہ کی وہ آیت اور ترجمہ لکھیں، جس میں ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں سیدھے راستے پر چلائے اور بھٹکنے سے بچائے۔

ج۔ آیت: اِهدِ نَاالصرِ طَ المستقیم۔ (آیت نمبر۵)۔ ترجمہ: ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔

سوال نمبر۵۔ایک پیراگراف میں ان نعمتوں کا ذکر کیجیے جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو عطا کی ہیں؟

ج۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خوبصورت زندگی عطا کی ہیں جس میں ہمیں بے شمار نعمتوں سے نوازا گیا ہے۔ اس زندگی میں ہمیں ہماری اوقات سے بڑھ کر دیا گیا ہے۔کھانے کے لئے لذیذ رسیلے پھل، بہترین ذائقے کی سبزیاں، سونے جیسا اناج، سیر اور پھرنے کے لئے پہاڑ۔دن بنایا کہ ہم کام کریں اور رات بنائی کہ آرام کرسکیں۔اللہ تعالیٰ کا شکرادا کرنا چاہیئے کہ اُس نے ہمیں بہت سی نعمتوں سے نوازا ہے۔اللہ کا احسان اور کرم ہے۔

BAHRIA COLLEGE ZAFAR CAMPUS